حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر سے متعلق اہم توضیح

مولانا محمد عبدالحمید تونسوی
نواسہ حضرت مولانا عبدالستار تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

اہلِ اسلام کا متفقہ عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے بغیر باپ کے پیدا فرمایا اور انہیں سولی پر نہیں چڑھایا گیا، بلکہ زندہ ہی آسمانوں پر اُٹھالیا گیا، قیامت کے قریب وہ آسمان سے زمین پر نازل ہوں گے، چالیس یا پینتالیس برس زمین پر رہیں گے، پھر اُن کا انتقال ہوگا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک میں دفن ہوں گے۔

متعدد روایات میں یہ مضمون وارد ہے کہ اسی حجرۂ مبارک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی تین قبورِ مبارکہ کے ساتھ چوتھی قبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بھی ہوگی اور وہ روزِ حشر انہی کے ساتھ محشور ہوں گے۔

۱:......حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’ینزل عیسی بن مریم إلی الأرض فیتزوج ویولد لہٗ ویمکث خمسا وأربعین سنۃ ثم یموت ، فیدفن معي فی قبري، فأقوم أنا وعیسی بن مریم فی قبر واحد بین أبی بکرؓ وعمرؓ۔‘‘ (مشکوۃ، رقم الحدیث: ۵۵۰۸۔ وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ لابن جوزی، باب لاینبغی رفع الصوت فی المسجد: ۳۲۵/۲ بحوالہ کنز العمال للہندیؒ۔ شرح مشکاۃ للطیبی الکاشف عن الحقائق للسنن، کتاب الفتن باب نزول عیسیٰ: ۳۴۸۰/۱۱۔ مرقاۃ شرح مشکوۃ: ۳۴۹۶/۸، تحفۃ الاحوذی، کتاب المناقب، باب ماجاء فی فضل النبی: ۶۲/۱۰۔ المواہب اللدنیہ: ۳۸۲/۲۔ زرقانی علی المواہب: ۲۹۶/۸....’’ویدفن عیسی ابن مریمؑ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی روضتہ ....الخ‘‘ (علامہ عبدالوہاب شعرانیؒ) مختصر تذکرۃ القرطبی: ۱۷۵، طبع مصر)

’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام (قربِ قیامت میں آسمان سے) زمین پر اُتریں گے تو وہ نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی، دنیا میں ان کی مدتِ قیام (تقریباً) پینتالیس (۴۵) برس ہوگی، پھر اُن کی وفات ہوجائے گی اور وہ میری قبر یعنی میرے مقبرہ میں میرے پاس دفن

کیے جائیں گے (چنانچہ قیامت کے دن) میں اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام دونوں ایک ہی مقبرہ سے ابوبکرؓ اور عمرؓ کے درمیان اُٹھیں گے۔''

۲:......حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

''مَکْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِیسَی ابْنِ مَرْیَمَ یُدْفَنُ مَعَهُ قَالَ: فَقَالَ أَبُو مَوْدُودٍ: وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَیْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ، هٰذَا حَدِیثٌ حَسَنٌ غَرِیبٌ۔'' (ترمذی، ابواب المناقب، رقم الحدیث: ۳۶۱۷۔ قصص القرآن للسیوہاروی: ۳۹۶/۴، طبع: دارالاشاعت کراچی)

''تورات میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف مذکور ہیں (ان میں یہ بھی ہے) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے ساتھ دفن کیے جائیں گے۔''

۳:......حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اپنے آباء واجداد سے روایت نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''یُدْفَنُ عِیسَی عَلَیْهِ السَّلَامُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَصَاحِبَیْهِ فَیَکُونُ قَبْرُهُ الرَّابِعُ۔'' (معجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث: ۳۸۴)

۴:......ایک موقع پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی مقام پر اپنے لیے تدفین کی خواہش ظاہر کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ:

''قَالَ: وأنی لک ذٰلِک الْموضع مَا فِیهِ إلَّا قَبْرِی وقبر أبی بکر وَعمرؓ، وَفِیهِ عِیسَی بن مَرْیَم عَلَیْهِمَا الصَّلَاة وَالسَّلَامُ.'' (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج: ۸، ص: ۲۲۸)

''تیرے لیے یہ کہاں ممکن ہے؟ اس مقام پر تو صرف میری اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کی قبریں ہوں گی اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام بھی اسی جگہ مدفون ہوں گے۔''

۵:......حضرت سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: ''روضۂ اقدس میں ایک قبر کی جگہ موجود ہے، اس میں عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام دفن ہوں گے۔'' (اخبارِ مدینہ: ۱۳۵)

۶:......حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام [دوبارہ آسمان سے زمین پر نازل ہوں گے] اس کے بعد آپ کی وفات ہو جائے گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر میں چوتھی قبر آپ کی ہوگی۔'' (ختم نبوت: ۲۷۶، بحوالہ الاشاعۃ للبرزنجی، رقم الحدیث: ۵۵)

☆......حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ [اہلِ اسلام کے اجماعی عقیدہ کی وضاحت

میں] لکھتے ہیں کہ:

''یہودیوں کا یہ کہنا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام مقتول ومصلوب ہوکر دفن ہوگئے اور پھر زندہ نہیں ہوئے اور ان کے اس خیال کی حقیقت قرآن کریم نے سورۂ نساء کی آیت: ''وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰـكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ''میں واضح کردی ہے اور اس آیت میں بھی ''وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ''.....نصاریٰ کا کہنا یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام مقتول ومصلوب تو ہوگئے، مگر پھر دوبارہ زندہ کرکے آسمان پر اُٹھالیے گئے۔ مذکورہ آیت میں ان کے اس غلط خیال کی بھی تردید کردی اور بتلادیا کہ جیسے یہودی اپنے ہی آدمی کو قتل کرکے خوشیاں منارہے تھے، اس سے یہ دھوکہ عیسائیوں کو بھی لگ گیا کہ قتل ہونے والے عیسیٰؑ ہیں، اس لیے ''شُبِّهَ لَهُمْ '' کے مصداق یہود کی طرح نصاریٰ بھی ہوگئے۔ ان دونوں گروہوں کے بالمقابل اسلام کا وہ عقیدہ ہے جو اس آیت اور دوسری کئی آیتوں میں وضاحت سے بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہودیوں کے ہاتھ سے نجات دینے کے لیے آسمان پر زندہ اُٹھالیا۔ نہ ان کو قتل کیا جاسکا، نہ سولی پر چڑھایا جاسکا، وہ زندہ آسمان پر موجود ہیں اور قربِ قیامت میں آسمان سے نازل ہوکر یہودیوں پر فتح پائیں گے اور آخر میں طبعی موت سے وفات پائیں گے۔'' (معارف القرآن، ج:۲،ص:۷۸-۷۹)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اسی عقیدہ پر تمام اُمتِ مسلمہ کا اجماع نقل کیا ہے۔ (تلخیص الحبیر :۳۱۹)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اس معاملہ میں متواتر ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قبلِ قیامت نازل ہونے کی خبر دی ہے۔ (نووی شرح مسلم، ج:۲،ص:۴۰۳۔ تفسیر ابن کثیر: تحت آیت: ''وَإِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ'' ۴۳:۶۱) نیز عصر حاضر کے علمائے عرب کا فیصلہ بھی اسی کے موافق ہے:

''ذهب أهل السنة والجماعة إلى أن المسيح عيسٰى عليه الصلوة والسلام لم يزل حياً، وأن الله رفعهٗ إلى السماء وأنهٗ سينزل آخر الزمان عدلاً يحكم بشريعة نبينا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ويدعوا إلى ماجاء به من الحق، وعلٰى ذٰلك دلت نصوص القرآن والأحاديث الصحيحة.'' (فتاویٰ علماء البلد الحرام،ص:۴۶۰،طبع: ریاض سعودی عرب)

مگر دورِ حاضر کے متجدد جاوید احمد غامدی صاحب کا بیان یہ ہے کہ:

''سیدنا مسیح کے بارے میں جو کچھ قرآن سے میں سمجھ سکا ہوں، وہ یہ ہے کہ ان کی روح قبض کی گئی اور اس کے فوراً بعد ان کا جسد مبارک اُٹھالیا گیا تھا کہ یہود اس کی بے حرمتی نہ کریں۔ یہ میرے نزدیک ان کے منصبِ رسالت کا ناگریز تقاضا تھا۔'' (ماہنامہ اشراق:۴۵، اپریل ۱۹۹۵ء)

قارئین کرام! غامدی صاحب کا مذکورہ خودساختہ نظریہ کتاب وسنت کے سراسر خلاف اور اُمتِ مسلمہ کے اجماعی عقیدہ سے متصادم ہے، کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اوران کے نزول کا عقیدہ کتاب اللہ کے واضح حکم اوراحادیثِ متواترہ سے ثابت ہے، جس کا انکار کفر ہے۔(دیکھئے! ہمارا رسالہ ’’غامدی صاحب کا منہج فکر‘‘:۵۵-۵۶)

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کمرے میں جوآنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کیا گیا وہاں ایک قبر کی جگہ خالی ہے۔اس میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو دفن کرنے پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی راضی تھیں، لیکن بنوامیہ مانع ہوئے۔ پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو دفن کرنے پر بھی آپ راضی تھیں، لیکن انہیں وہ جگہ نہ ملی، پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ آپ کو یہاں دفن کریں گے، مگر اس پر بھی وہ راضی نہ ہوئے، بلکہ دوسری ازواجِ مطہراتؓ کے ساتھ جنت البقیع میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دفن کیا گیا۔شایدان سب کاموں میں یہ حکمت تھی کہ یہ جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کے لیے ہوگی۔(اشعۃ اللمعات، ج:۴،ص:۶۷۳۔مرقاۃ شرح مشکوۃ، ج:۸،ص:۳۴۹۶،تحت رقم الحدیث:۵۵۰۸)

’’(وقد بقي في البيت) أي في حجرة عائشةؓ (موضع قبر) فقيل بينهٗ صلى اللّٰه عليه وسلم وبين الصديقين وهو الأقرب إلى الأدب، وقيل بعد عمرؓ وهو الأظهر، فقد قال الشيخ الجزري: وكذا أخبرنا غير واحد ممن دخل الحجرة، ورأى القبور الثلاثة على هٰذه الصفة النبي صلى اللّٰه عليه وسلم مقدم، وأبوبكرؓ متأخر منه رأسهٗ تجاه ظهر النبي صلى اللّٰه عليه وسلم ورأس عمرؓ كذٰلك من أبي بكرؓ تجاه رجلي النبي صلى اللّٰه عليه وسلم وبقي موضع قبر واحد إلى جنب عمرؓ وقد جاء أن عيسٰى عليه السلام بعد لبثهٖ في الأرض يحج ويعود، فيموت بين مكة والمدينة، فيحمل إلى المدينة فيدفن في الحجرة الشريفة إلى جنب عمرؓ، فيبقى هٰذان الصحابيان الكريمانؓ مصحوبين بين هٰذين النبيين العظيمين عليهما الصلاة والسلام، ورضي اللّٰه عنهما إلٰى يوم القيامة. (رواه الترمذي)۔‘‘

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے، ایک قول یہ ہے کہ وہ (جگہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیقینؓ (حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما) کے درمیان ہے اور یہی قول ادب کے زیادہ مناسب ہے۔اور دوسرا قول یہ ہے کہ (وہ خالی جگہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبر کے بعد ہے، اور یہ قول زیادہ قرینِ قیاس ہے۔شیخ جزریؒ فرماتے ہیں کہ: حجرے میں داخل ہونے والوں اور تینوں قبور کی زیارت کرنے والوں میں سے بہت سے حضرات نے ہمیں یہی بتلایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر سب سے آگے ہے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سرمبارک نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر مبارک کے سامنے ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قبر کے سامنے اسی کیفیت میں ہے (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سر مبارک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کمر مبارک کے سامنے) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک کے سامنے ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ اور (حدیث شریف میں) آیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین میں کچھ عرصہ رہنے کے بعد حج بھی کریں گے اور واپس لوٹیں گے، پھر مکہ اور مدینہ کے درمیان وفات پائیں گے، پھر انہیں مدینہ لایا جائے گا، پھر انہیں حجرۂ شریفہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں دفن کیا جائے گا، چنانچہ یہ دو معزز صحابیؓ قیامت تک ان دو عظیم نبیوں کے درمیان ہوں گے۔''

(مرقاۃ شرح مشکوۃ، کتاب الفضائل، باب فضائل سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ، ج:۹، ص:۳۶۹۳)

''وأخرج الترمذي من حديث عبد اللّٰه بن سلام قال: مكتوب في التوراة صفة محمد وعيسى بن مريم عليهما السلام يدفن معهٗ، قال أبو داود: أحد رواته وقد بقي في البيت موضع قبر وفي رواية الطبراني يدفن عيسٰى مع رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم وأبي بكرؓ وعمرؓ فيكون قبرا رابعا۔'' (فتح الباری لابن حجر عسقلانیؒ، کتاب الفتن، باب ماذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج:۱۳، ص:۳۰۸۔ تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی، کتاب المناقب، باب ماجاء فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج:۱۰، ص:۶۲)

''ترمذیؒ نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے، فرماتے ہیں کہ: توراۃ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حالات میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدفون ہوں گے۔ اس حدیث کے راویوں میں سے ایک راوی ابوداؤد کہتے ہیں کہ: حجرۂ شریفہ میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ طبرانیؒ کی روایت میں ہے کہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مدفون ہوں گے تو یہ چوتھی قبر ہوگی۔''

مذکورہ دلائل و بینات سے جہاں یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ ہیں اور قربِ قیامت میں وہ آسمان سے زمین پر نازل ہوں گے اور تقریباً پینتالیس سال زمین پر رہنے کے بعد ان کا انتقال ہوگا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ انور میں حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کے ساتھ مدفون ہوں گے اور حجرۂ عائشہؓ میں چوتھی قبر آپؑ کی ہوگی، وہاں اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ منکرینِ ختمِ نبوت کا یہ دعویٰ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوچکی [نعوذ باللہ] اور ان کی قبر سرینگر [کشمیر] میں ہے، سراسر جھوٹ اور غلط ہے۔